Digitized by Khilafat Library Rabwah

34

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۴۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۲۹

قادیان

یوم یکشنبہ

[illegible]

جلد ۳۱ | ۱۴ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش | ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ | ۱۴ نومبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۶۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ نبوت - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے الحمد للہ

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب معہ اہل و عیال شملہ سے تشریف لے آئے ہیں -

مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری - قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور گیانی واحد حسین صاحب کو لدھیانہ کیلئے اور مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو ویرووال کے جلسہ کیلئے بھیجا -

آج خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی شامل ہوئے اور دعا کی - آج بعد از جمعہ دیہاتی مبلغین تحریک جدید کے طلباء حکیم مہر علی شاہ صاحب کے ہمراہ قریب کے علاقہ میں جڑی بوٹیوں کے متعلق طبی معلومات حاصل کرنے

خطبہ جمعہ

دعوتوں وغیرہ میں میرا وقت ضائع نہ کیا جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ نبوت ۱۳۲۲ ہش مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۳ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج کے خطبہ میں میں بعض ایسی باتیں کہنا چاہتا ہوں - جو میری ذات سے تعلق رکھتی ہیں اللہ تعالےٰ نے ہر انسان کو خواہ وہ نبی ہو رسول ہو - خلیفہ ہو - شیخ ہو - مجدد ہو - کچھ بھی ہو - جس کو اس نے پیدا کیا ہے -

انسانی قویٰ اور دیگر بشریت کے تقاضے

لگا کر ہی پیدا کیا ہے - وہ اپنی زندگی میں بچپن کا بھی محتاج ہوتا ہے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک حدیث منسوب کی جاتی ہے - کہ آپ نے فرمایا الصبیّ صبیّ ولو کان نبیًّا یعنی بچہ بچہ ہی ہے - خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو -

بچپن کا زمانہ

بشریت کا ایک حصہ ہے - اس میں نبیوں اور رسولوں کو بھی شریک ہونا پڑتا ہے - اور دوسرے لوگوں کو بھی - اس کے بعد

جوانی کا زمانہ

آتا ہے - جو تعلیم اور تجربہ کا زمانہ ہے - اس میں بھی سب انسان شریک ہوتے ہیں - پھر

ادھیڑ عمر

کا زمانہ ہے - اس میں بھی سب شریک ہیں - پھر

بڑھاپا

آتا ہے - اس میں بھی سب شریک ہوتے ہیں اور کسی کو بھی کسی حالت سے استثناء حاصل نہیں - کافر و مومن - شریف اور غیر شریف - دنیا کی خدمت کرنے والا یا نفسانفسی کرنے والا سب کے سب انسان ان دوروں میں سے گذرتے ہیں - ان اثرات کو قبول کرتے اور ان حالات کو بھگتتے ہیں - اور اس بارہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی کے ساتھ کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا - پس کسی انسان کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ انسانی اور بشری طاقتوں سے زیادہ کام کر سکتا ہے یا انسانی اور بشری دماغوں سے زیادہ بوجھ اٹھا سکتا ہے - بالکل غلط خیال ہوتا ہے - جو فرق نظر آئے گا - وہ صرف اسی حد تک ہوگا - کہ ایک انسان اپنے دماغ کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے والا اور دوسرا کم سے کم استعمال کرنے والا ہوگا - ایک پاگل اور اس کے مقابلہ میں ایک بڑے فلسفی مثلاً افلاطون کو لے لو - ان میں

انسانیت اور غیر انسانیت

کا فرق نہیں ہوگا - صرف اتنا فرق ہوگا - کہ دماغ کی جو قوتیں اللہ تعالےٰ نے پیدا کیں - ایک نے انہیں ادنیٰ طور پر استعمال کیا - اور دوسرے نے اعلیٰ طور پر - یا روحانی دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوجہل کی مثال لے لو - ابراہیمؑ اور نمرود - موسیٰؑ اور فرعون - عیسیٰؑ اور ان کے مخالف فریسیوں کو لے لو - ان میں یہ فرق نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے دماغ - ابوجہل - نمرود - فرعون اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے دشمن فریسیوں کے دماغوں سے علیحدہ تھے - یا دوسرے انسانوں سے کوئی علیحدہ دماغ تھے - فرق صرف یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم - حضرت ابراہیم - حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے ان قوتوں کو جو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملیں - اس روشنی کے ماتحت جو اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوئی - زیادہ سے زیادہ استعمال کیا مگر ابوجہل - نمرود اور فرعون وغیرہ نے اس روشنی کو رد کیا - اور دماغ کی روحانی طاقتوں کو کم سے کم استعمال کیا - صرف اتنا ہی فرق ہے - یہ نہیں کہ تفاوت کی وجہ سے کوئی وجود

انسانوں کے حلقہ سے باہر

نکل گیا - یا کوئی عام انسانوں سے کسی بالا درجہ میں چلا گیا - جنہوں نے ان طاقتوں کو اچھی طرح استعمال کیا - وہ انسانوں سے بالا نہیں ہو گئے اور جنہوں نے بُری طرح استعمال کیا - وہ انسانوں کے حلقہ سے باہر نہیں نکلے - ادنیٰ رنگ میں ان طاقتوں کو استعمال کرنے والے انسانوں سے بالا ہستی نہیں بن گئے - جہاں تک ان کی قوتوں کے استعمال کا سوال ہے - دونوں انسان ہی رہے - غرض

انسانیت سے بالا

طاقتیں نہ کبھی کسی انسان کو ملیں - اور نہ مل سکتی ہیں -

میں دیکھتا ہوں - کہ کچھ عرصہ سے خصوصاً اس سال

میری صحت

زیادہ سے زیادہ گرتی جا رہی ہے - اور اب یہ حالت ہے - کہ اگر میں مہینہ بھر بیمار رہوں تو ایک دن ایسا آتا ہے - کہ میں اپنے آپ کو تندرست کہہ سکوں - اور پندرہ بیس دن ایسے ہوتے ہیں - کہ جو نیم بیماری اور نیم تندرستی کے دن کہلا سکتے ہیں - تفسیر کبیر کا جو کام سنہ ۱۹۴۰ء میں میں نے کیا - اور جس میں راتوں کو بعض اوقات تین تین - چار چار بجے تک کام کرنا پڑتا - اس میں

روزانہ ۱۷، ۱۸ گھنٹے کام

کرنے کا عمل میری جد و جہد والی زندگی کا آخری دور ثابت ہوا - اور اس کے بعد قویٰ مضمحل ہو گئے -

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ جماعت میں ابھی یہ احساس پیدا نہیں ہوا۔ کہ یہ سمجھ سکیں اور یہی سمجھانے کے لئے میں نے یہ تمہید بیان کی ہے۔ کہ ہر انسان انسان ہی ہوتا ہے خواہ اس کا مرتبہ کچھ بھی ہو۔ اور وہ ایک حد تک ہی بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ بوجھ اگر اس پر ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ تو وہ ٹوٹ تو سکتا ہے۔ مگر بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر انسان کی

دو حیثیتیں

ہوتی ہیں۔ ایک انسانی حیثیت اور دوسری فرض منصبی کی حیثیت۔ میرے تعلقات جماعت کے ساتھ دونوں رنگ کے ہیں ایک تمدنی اور سوشل تعلقات۔ اور دوسرے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے سلسلہ کے کاموں کے متعلق۔ میرا جو مقدم فرض ہے وہ سلسلہ کے کاموں سے تعلق رکھتا ہے اگر ان سے کوئی کام کا وقت بچ سکے۔ تو دوسرے مصرف میں لایا جا سکتا ہے لیکن اگر بچ ہی نہیں سکتا۔ تو دوسرے کام میں استعمال نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ احساس ابھی تک ہمارے احباب میں باوجود اس کے کہ میں پہلے بھی اشارۃً اس طرف توجہ دلا چکا ہوں پیدا نہیں ہوا۔ خصوصاً

قادیان کے احباب

میں یہ پیدا نہیں ہو سکا۔

ہر انسان کی تین ہی حالتیں ہو سکتی ہیں یا وہ اچھا ہوگا یا بیمار یا نیم بیمار اور نیم درست۔ یہی تین جواب انسان اپنی حالت کے بارہ میں دے سکتا ہے۔ مجھ سے بھی جب کوئی یہ پوچھتا ہے۔ کہ حال کیسا ہے تو میں ان میں سے ایک جواب ہی دے سکتا ہوں۔ یا تو کہوں گا الحمد للہ اچھا ہے یا یہ کہ الحمد للہ پہلے سے اچھا ہوں یا یہ کہ بیمار ہوں۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ اور میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیوں۔ میں اپنی جو بھی حالت بیان کروں۔ دوست مجھ پر

زائد بوجھ

ڈالنے سے گریز نہیں کرتے۔ میں نے پہلے بھی یہ امر خطبہ میں اشارۃً بیان کیا ہے۔ اور بہت غور کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اسے اخلاص نہیں کہا جا سکتا۔

عدم علم اور نادانی

کہا جا سکتا ہے کہ مجھ سے بہت زیادہ مخلص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں گزرے ہیں۔ اور مجھ سے بے انتہاء شان کا زیادہ آدمی ان میں موجود تھا۔ مگر ان کے اخلاص کا یہ رنگ نہ تھا۔ اور نہ وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس قربانی کا مطالبہ کرتے تھے۔ جس کا مجھ سے کیا جاتا ہے میں اسے اخلاص نہیں بلکہ عدم علم اور دین کی ناواقفیت سمجھتا ہوں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھے ہوئے نکاح

بہت ہی محدود ہیں۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ذہنیت یہ ہو رہی ہے۔ کہ اسلام زندہ رہے یا مرے۔ اسلامی علوم پر کتابیں لکھی جا سکیں یا نہ لکھی جا سکیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ

ہمارا نکاح خلیفہ پڑھے

تم میں کونسا ایسا مخلص ہے۔ جو اپنے آپ کو کسی ادنے سے ادنے صحابی پر ترجیح دے سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ میری جماعت میں کئی ایسے ہیں جو

صحابہ کا رنگ

رکھتے ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر قربانی کا جو موقعہ آپ لوگوں کو ملا۔ اس کے پیش نظر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس نے ادنے سے ادنی صحابی سے زیادہ قربانی کی۔ اور اپنی قوتوں اور طاقتوں کے استعمال کے لحاظ سے کوئی پاگل ہی کہہ سکتا ہے کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہوں۔ حدیثوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑھائے ہوئے نکاح پانچ دس سے زیادہ نہیں ملیں گے۔ اور عام دعوتوں کو تو جانے دو۔

عشرہ مبشرین

میں سے ایک۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عزیز اور ایسا عظیم الشان انسان کہ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تک

عبد الرحمن بن عوف

زندہ ہے اسلام برباد نہیں ہو سکتا۔ اس کی شادی ہوتی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم نے ولیمہ کیا۔ اگر کسی ایسے شخص سے جس کی کوئی بھی اسلامی خدمت نہیں۔ آج میں یہ سوال کروں۔ تو وہ فوراً یہی جواب دے گا کہ اگر میں ولیمہ کرتا۔ تو آپ کو نہ بلاتا۔ مگر احادیث سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس پایہ کے صحابہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ولیمہ کی دعوتوں میں نہ بلاتے تھے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عزیز تھے۔ ہم وطن تھے۔ ہم ہجرت تھے۔ پھر عشرہ مبشرین میں سے تھے۔ اور جن کا پایہ اتنا بلند تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک عبد الرحمن بن عوف زندہ ہے۔ اسلام پر تباہی نہیں آ سکتی۔ شادی کرتے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی شادی کا حال پوچھتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ اس تقریب میں شریک نہ تھے اور پھر دریافت فرماتے ہیں۔ کہ کیا تم نے دعوت کی۔ انہوں نے جواب دیا نہیں تو آپ نے فرمایا کر دینا چاہیئے۔ خواہ ایک بکری ہی ذبح کر کے کر دیا جائے۔ مگر اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ خواہ کتنا ضروری کام کیوں نہ ہو۔

خلیفہ کی صحت

اجازت دے یا نہ دے خرابی صحت کی وجہ سے کی عمر۔ اسال کم ہوتی ہے تو ہو جائے۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ اسے ولیمہ کی دعوت میں آنا چاہیئے۔ ایک وقت تک میں نے اس بات کو برداشت بھی کیا۔ جبکہ میرا ایسا کرنا اسلام کی خدمت کے راستہ میں روک نہ بن سکتا تھا۔ مگر اب میری صحت ایسی نہیں رہی۔ کہ سوائے اس کام کے جو خدمت اسلام کا میرے ذمہ ہے یا کسی ایسے کام کے جو صحت کو درست کرنے والا ہو۔ کوئی اور کام کر سکوں۔ اگر میں ایسا کروں۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ میں اس کے لئے اسلام کے کام کو قربان کروں۔ اور اس کے لئے میں تیار نہیں ہوں۔ مجھ سے جب بھی صحت کے متعلق کوئی سوال کرتا ہے۔ تو جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔

تین جواب

ہی میں دے سکتا ہوں۔ یا کہوں گا اچھا ہوں یا بیمار ہوں۔ اور یا یہ کہ نیم بیمار اور نیم تندرست ہوں۔ مگر جب میں کہتا ہوں۔ کہ اچھا ہوں۔ تو اس کے معنے یہی ہوتے ہیں۔ جیسے

چراغ سحری

ٹمٹماتا ہے۔ اگر ایک دن صبح میں حالت اچھی ہو جاتی ہے۔ تو اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ میں تندرست ہو گیا ہوں۔ مردہ بھی تو مرنے سے پہلے سانس لے لیتا ہے۔ اور تجربہ بتاتا ہے۔ کہ اگر ایک دن طبیعت اچھی رہتی ہے تو دوسرے دن پھر خراب ہو جاتی ہے۔ مومن کا کام ہے۔ کہ ایک دن کے لئے بھی تکلیف میں کمی ہو۔ تو کہے الحمد للہ اچھا ہوں۔ مگر

حالت یہ ہے

کہ ایک دوست آتے ہیں پوچھتے ہیں۔ کیا حال ہے۔ میں کہہ دیتا ہوں الحمد للہ اچھا ہوں تو وہ جھٹ کہدیں گے۔ اچھا پھر شام کو دعوت ہمارے ہاں ہے۔ یا اگر میری حالت کچھ اچھی ہے۔ تو میں کہتا ہوں۔ الحمد للہ پہلے سے اچھا ہوں۔ تو وہ کہیں گے۔ اللہ تعالے فضل کرے گا۔ کل تک بالکل صحت ہو جائیگی۔ اور کل دوپہر ہمارے ہاں آپ دعوت قبول فرمائیں۔ ایک حصہ دوستوں کا بے شک ایسا ہے۔ کہ اگر میں بیمار ہوں۔ اور کہوں کہ بیمار ہوں تو

افسردگی کا اظہار

کر کے خاموش ہو جاتا ہے۔ مگر ایک حصہ تو ایسا ہے۔ کہ جب میں کہوں میں بیمار ہوں۔ تو کہتے ہیں کہ کوئی ہرج نہیں ہم سواری کا انتظام کر کے لے چلیں گے۔ اور آپ کو ہرگز کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ گویا وہ اپنی دعوت کو

نماز سے بھی زیادہ ضروری

سمجھتے ہیں۔ میں بعض اوقات کہتا ہوں۔ کہ نماز تو مجھے ایسی حالت میں اللہ تعالے نے مسجد میں جا کر ادا کرنا معاف کر دیا ہے۔ مگر آپ کی دعوت معاف نہیں ہو سکتی۔ آخر تنگ آ کر میں نے اعلان کر دیا۔ کہ میں ایک سال تک نہ کوئی نکاح پڑھاؤں گا۔ اور نہ کسی دعوت میں شریک ہونگا۔ اس میں میں نے

ایک سال کی شرط

رکھی ہے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ ہمیشہ کے لئے یہ پابندی کر دوں۔ اگر اللہ تعالے ایک سال میں مجھ پر فضل کر دے۔ میری صحت کو درست کر دے۔ اور میں دوستوں کو خوش کر سکوں تو کیا ہرج ہے۔ تو میں نے ایک سال کے لئے یہ اعلان کیا تھا۔ اس میں استثنیٰ کی گنجائش تھی۔ اور اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض دوستوں کی طرف سے کہا جانے لگا ہے۔ کہ ہم

استثنیٰ کے طور پر

اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اور اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد استثنیٰ کے طور پر بیس پچیس نکاح کے پڑھانے اور دس پندرہ دعوتوں میں شریک ہونے کی اطلاع آچکی ہے۔ ایسی صورت میں میرے لئے کیا چارہ ہے۔ میں تو الحمد للہ حال اچھا ہے کہتے ہوئے بھی ڈرتا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ادھر میں نے یہ بات کہی اور ادھر یہ مطالبہ ہوگا۔ کہ دعوت میں چلیں یا نکاح کا اعلان کر دیں۔

ڈاکٹر مجھے سالہا سال سے یہ کہتے ہیں کہ

میری صحت کے لئے

چلنا پھرنا اور اکسرسائز کرنا ضروری ہے۔ بیماری کی وجہ سے طبیعت میں یوں بھی کچھ کسل پیدا ہو جاتا ہے۔ جو ورزش میں مانع ہوتا ہے۔ مگر سیر وغیرہ کرنے سے میں یوں بھی ڈرتا رہتا ہوں۔ کہ لوگ پیچھے پڑ جائینگے اور سمجھیں گے۔ اب تو سیر کرتے ہیں۔ اس لئے کوئی شبہ نہیں۔ کہ تندرست ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ سیر

تندرستی کی علامت

نہیں۔ بلکہ کونین کی گول کی طرح ہے۔ جو ڈاکٹروں کی ہدائت کے مطابق کی جاتی ہے۔ مجھے جتنی بیماریاں ہیں۔ وہ سب ایسی ہیں۔ کہ جن کے متعلق طبیبوں کی یہ رائے ہے۔ کہ ان کا باعث زیادہ دماغی کام اور بیٹھے رہنا ہے۔ مثلاً نقرس ہے۔ اب ایگزیما ہوا ہوا ہے کھانسی ہے یہ سب بیٹھے رہنے اور زیادہ دماغی کام کرنے سے ہوتی ہیں۔ اور چلنا پھرنا سیر کرنا ورزش کرنا ان کا علاج ہے۔ اور ڈاکٹر مجھے ہمیشہ یہی مشورہ دیتے ہیں۔ مگر انہیں میری مصیبت کا پتہ نہیں۔ میں تو باہر نکلتے ہوئے بھی ڈرتا ہوں کہ دعوتیں ہونے لگیں گی۔ اور اس ڈر سے میں علاج بھی نہیں کر سکتا۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ابھی اسلام کے

بہت سے کام

کرنے والے ہیں۔ ابھی بہت کام باقی ہے گو اللہ تعالےٰ کے فضل سے کہ جس نے تیرہ سو سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ یہ امید بھی کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ان کاموں کی تکمیل کے لئے اور مامور بھی بھیج سکتا ہے۔ مگر اس خیال سے کہ اللہ تعالےٰ اور بھی بھیج سکتا ہے۔ جو چیز ہمیں حاصل ہے۔ اسے ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ اور مامور بھیج سکتا ہے۔ اس خیال کی بناء پر جو علوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں عطا ہوئے ہیں۔ ان کو ضائع کر دینا مناسب نہیں۔ اور انہیں پوری طرح محفوظ کر لینا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے صحابہ فوت ہو چکے ہیں۔ اب بہت تھوڑے باقی ہیں۔ اور ان میں سے بھی وہ جن کو حضور علیہ السلام کی صحبت نصیب ہوئی۔ اور جن کو حضور علیہ السلام کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم۔ حدیث اور اسلامی علوم عطا کئے۔ وہ تو اب

بہت ہی تھوڑے

ہیں۔ مخالفین نے اسلام کے ہر پہلو پر اور نئے نئے رنگ میں اعتراضات کئے ہیں۔ اور اس لئے ضرورت ہے۔ کہ اسلام کے تمام پہلوؤں پر نئے سرے سے روشنی ڈالی جائے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ پھر وہی گمراہی دنیا میں پھیل جائے۔ جسے دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے۔ پس ان کاموں سے جو دوست مجھ سے ہی کرانا ضروری سمجھتے ہیں۔ بہت بڑا کام باقی ہے۔ اور شائد اس کام کا ابھی چوتھا حصہ بھی مکمل نہیں ہوا۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ہم

اللہ تعالےٰ سے دعائیں

کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم میں جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحبت یافتہ ہیں اور جنہوں نے حضور کی دعاؤں سے حصہ وافر پایا ہے۔ یا جن پر آپ کا علم بذریعہ الہام اللہ تعالےٰ نے نازل کیا ہے۔ ان کی موجودگی میں یہ کام مکمل کر سکیں۔ تا آئندہ صدیاں اسلام سے قریب تر ہوں۔ دور تر نہ ہوں۔ یہ اس کام کے کرنے کا زمانہ ہے۔ مگر

موجودہ حالت

یہ ہے۔ کہ میں اس سال کا اکثر حصہ بیمار رہا ہوں۔ اور کوئی کام نہیں کر سکا۔ لیٹے لیٹے ڈاک دیکھ لی۔ یا بعض خطوط کے جواب نوٹ کرا دیئے۔ تو یہ کوئی کام نہیں ہے۔ اصل کام اسلام کی اس روشنی میں توضیح و تشریح ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمائی۔ اور یہ میں اس سال خطبات میں بھی بیان نہیں کر سکا۔

سال میں چھ ماہ

میں بیمار رہا ہوں۔ اور چھ ماہ نیم بیمار۔ گویا آدھا وقت تو یوں ضایع ہو گیا۔ اور اب تو صحت بھی ایسی ہوتی ہے۔ کہ پورا کام نہیں ہو سکتا۔ پہلے جہاں ۱۷، ۱۸ گھنٹے کام کر لیتا تھا۔ اب چھ سات گھنٹے بھی نہیں کر سکتا۔ اور اس طرح سال کے تین ماہ ہی رہ جاتے ہیں۔ اور وہ بھی نیم بیمار کے۔ اور اس قلیل وقت میں سے بھی اگر اور ضائع ہو۔ تو کام کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

اچھی طرح یاد رکھو

کہ اسلام پر ایسا دور آنے والا ہے جب اسلام کفر سے آخری ٹکر لے گا۔ اور یہ زمانہ ان سامانوں کے جمع کرنے کا ہے۔ جن سے عیسائیت اور دوسرے مذاہب کو پاش پاش کر دیا جائے۔ اگر یہ سامان جمع نہ ہوئے۔ تو لڑائی کا یہ پہلو نمایاں طور پر کمزور ہو جائے گا۔ گو اللہ تعالےٰ

معجزانہ فتح

دے دے تو اور بات ہے۔ پس اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جس جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام کی جتنی جتنی سمجھ دی ہے۔ اس کے مطابق

اسلامی علوم

کو محفوظ کر دیا جائے۔ ورنہ جو جو لغویات اسلام کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ ان سے بہت زیادہ گمراہی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اور آنے والی نسلیں اس صداقت سے محروم رہ جائیں گی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہر کی ہے۔ پس میں پھر ایک دفعہ

احباب جماعت

کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اب یہ حالت ہے۔ کہ میرا نصف سے زیادہ وقت بیماری میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اور جو نصف وقت رہتا ہے اس میں کمزوری کی وجہ سے زیادہ کام نہیں کر سکتا اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان باتوں میں عقل و خرد سے کام لیں۔ اور

اسلام سے محبت کا ثبوت

دیں۔ اور میرے وقت کو خواہ مخواہ ضائع ہونے سے بچائیں۔ ورنہ یہ مت سمجھیں۔ کہ یہ باتیں برکت دینے والی ہیں۔ ایسی باتیں برکت دینے والی نہیں۔ بلکہ

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب

ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ میرے ساتھ محبت کا اظہار نہیں۔ بلکہ تکلیف دینے والی باتیں ہیں۔ یہ تو ایسی ہی محبت ہے۔ کہ ایک پٹھان دوست نے سنایا۔ کہ ایک پٹھان کسی پیر کا مرید تھا۔ اور بڑے دور دراز مقام سے چلکر سال میں ایک دو بار اس کی زیارت کے لئے آیا کرتا تھا۔ اور ہمیشہ اس سے عرض کرتا کہ کبھی ہمارے ہاں تشریف لائیے۔ ہمارا علاقہ بہت سرسبز و شاداب ہے۔ بڑے اعلیٰ نظارے ہیں۔ آخر ایک دفعہ پیر صاحب راضی ہو گئے۔ اور اس کے گاؤں میں چلے گئے۔ وہ انہیں ایک پہاڑی پر لے گیا۔ اور کہنے لگا دیکھئے یہ کیسی خوبصورت جگہ ہے۔ کیسے عمدہ عمدہ نظارے ہیں۔ پیر صاحب بھی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور ان پر ایسا اثر ہوا۔ کہ

اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا خیال

ان کے دل میں آیا۔ اتنے میں پٹھان نے پوچھا۔ کہ کیوں حضرت یہ جگہ کیسی ہے۔ انہوں نے کہا بہت اچھی ہے۔ اس نے پوچھا۔ آپ کو پسند آئی ہے۔ پیر صاحب نے کہا ہاں بہت پسند ہے۔ اس نے کہا۔ کہ میری رائے یہ ہے۔ کہ میں آپ کو مار کر یہاں آپ کی قبر بناؤں۔ پیر صاحب گھبرا گئے۔ اور پوچھنے لگے۔ کہ یہ کیوں تو اس نے کہا میں غریب آدمی ہوں اتنی دور آپ کی زیارت کے لئے جانا مشکل ہے یہیں آپ کی قبر ہو گی۔ تو میں اور میری بیوی صبح شام اس سے برکت حاصل کر سکیں گے۔ پھول بھی چڑھا جایا کرینگے۔ اور برکت بھی ملتی رہیگی پیر صاحب نے کہا۔ کہ یہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال کے جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (یکشنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے لوگوں کو ان تاریخوں سے مطلع کر دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اس کی برکات حاصل کر سکیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکت والی بات

تو نہیں۔ اس سے تو تم لعنت مول لے لوگے اس نے کہا۔ کہ نہیں پیر صاحب کی قبر سے زیادہ برکت والی چیز اور کونسی ہو سکتی ہے آپ مجھے معاف فرمائیں۔ یہ کام تو میں ضرور کروں گا۔ آخر پیر صاحب نے اس سے وعدہ کیا۔ کہ میں خود ہی سال میں ایک دو بار یہاں آجایا کروں گا۔ اور پھر ان کی جان چھوٹی۔ تو یہ

نادانی ہے محبت نہیں

میں نے بتایا ہے۔ کہ تم سے پہلے ایسے لوگ گذرے ہیں۔ جو اخلاص میں تم سے بہت بڑھ کر تھے۔ اور اُن میں ایک ایسا سردار تھا کہ جو مجھ سے آٹھ گُنٹ گنا زیادہ شان رکھتا تھا۔ مگر ان کے باہم ایسے تعلقات نہ تھے جو تم میرے ساتھ رکھنا چاہتے ہو۔ خوب یاد رکھو۔ کہ اُن کا رویہ بالکل ٹھیک تھا۔ اور حکمت سے خالی نہ تھا۔ کوئی موقعہ استثنائی بھی آسکتا ہے۔ اور ایسے مواقع بھی آئے ہیں جب صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت پر اپنے ہاں بلا کرلے گئے ہیں۔ مگر وہ اَور مواقع تھے

ایک دعوت کا ذکر احادیث میں

آتا ہے کہ ایک صحابی نے دیکھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا پیٹ کس کر باندھا ہوا ہے۔ عربوں کے رواج کے مطابق اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ آپ کو سخت بھوک لگ رہی ہے۔ اس کے گھر میں ایک ہی بکری تھی۔ وہ فوراً گھر آیا اور بیوی سے کہا۔ کہ آج موقعہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوکے ہیں۔ اور اس بکری کے استعمال کا اس سے بہتر موقعہ کیا ہو سکتا ہے چنانچہ اُس نے بکری ذبح کی۔ شوربا پکایا اور پھر جا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی۔ کہ اتنے آدمیوں سمیت تشریف لاکر میرے ہاں کھانا تناول فرمائیں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے۔ اور کھانا کھایا۔ اُس نے عقل سے کام لیا۔ اور برکت حاصل کی۔ لیکن وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محض

برکت حاصل کرنے کیلئے

اپنے ہاں لے کر نہ گیا تھا۔ بلکہ آپ کو اس حالت میں دیکھکر کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ باندھ رکھا ہے۔ اپنی ایک ہی بکری کو ذبح کیا۔ اور آپ کو کھانے پر مدعو کیا۔ یہ دعوت اس لئے نہ تھی۔ کہ وہ اور اس کا گھر برکت حاصل کر سکے۔ اپنے گھر میں جو اس نے دعوت کی۔ تو اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ علم نہ ہو۔ کہ اُسے آپ کے بھوکا ہونے علم ہے۔ ورنہ وہ بکری ذبح کر کے آپ کے گھر بھیجدیتا۔ اُس نے جو آپ کی دعوت اپنے گھر میں کی۔ تو آپ کے

جذبات لطیف

کو ٹھیس سے بچانے کے لئے۔ تو یہ رنگ اور ہے پس ہمارے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ دعوتوں وغیرہ میں میرا وقت ضائع نہ کیا جائے۔ بعض مجھے یہ مشورہ بھی دیتے ہیں۔ کہ آپ نہ مانا کریں۔ مگر وہ اس بات کو ذہن میں نہیں رکھتے۔ کہ جماعت کے دوستوں کے ساتھ میرے جو تعلقات ہیں۔ ان کے لحاظ سے کسی کی دعوت کو رد کرنا بھی تو مشکل ہوتا ہے۔ وہ جو مشورہ دیتے ہیں۔ وہ بھی صحیح ہے۔ میں رد کر سکتا ہوں۔ مگر دوستوں کے ساتھ میرے محبت کے جو تعلقات ہیں۔ اُن کی موجودگی میں رد کرنے سے بھی تو مجھے تکلیف ہوگی۔ پس

دوستوں کو چاہیئے

کہ ان باتوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور صحابہ کے طریق عمل کے مطابق چلیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو دوست اس بات کو سمجھتے ہوئے اپنی اس خواہش کو خود ہی رد کر دے گا یا پیچھے ڈال دے گا۔ اُسے ضرور ثواب ہوگا۔ اور اس کے لئے برکت کا موجب ہو جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

الاعمال بالنیات

اور ایسے شخص کی نیت اور ارادہ اُس کے لئے برکت کا موجب ہو جائے گا۔ صحابہ ایک جنگ میں شریک ہونے کے لئے جا رہے تھے رستہ ایک کانٹوں کے جنگل میں سے گذرتا تھا۔ کیکر کے بڑے بڑے لمبے کانٹے تھے۔ جن کی وجہ سے دو قدم بھی چلنا محال ہو رہا تھا۔ تمام صحابہ کے پاؤں سے

خون بہ رہا تھا

اور پگڑیاں پھاڑ پھاڑ کر پٹیاں باندھ رکھی تھیں دو قدم چلتے اور پھر بیٹھ جاتے۔ اور یوں نظر آتا تھا۔ کہ یہ کوئی فوج نہیں جو لڑائی کے لئے جا رہی ہے۔ بلکہ کسی ہسپتال کے مریض ہیں۔ جب ایک مقام پر جا کر قیام کیا تو بعض صحابہ کے دل میں خیال گذرا۔ کہ آج ہم نے اتنی تکلیف اللہ تعالےٰ کی راہ میں اٹھائی ہے۔ آج ہمیں بہت ثواب حاصل ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو اُن کے چہروں سے پڑھ لیا۔ اور فرمایا۔ اے عزیزو! مدینہ میں کچھ لوگ ہیں تم کسی وادی سے نہیں گذرے۔ کہ وہ تمہارے ساتھ نہ گذرے ہوں۔ اور کوئی ایسا ثواب نہیں جو تم کو ملا۔ اور ان کو نہ ملا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! پیدل ہم چلتے رہے کانٹوں سے ہمارے

پاؤں چھلنی

ہوئے۔ خون ہمارا بہا۔ اور ثواب مدینہ میں بیٹھے ہوئے لوگ لے جائیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ یہ وہ لنگڑے اپاہج اور اندھے یا کم استطاعت لوگ ہیں جن کے دل اس جہاد میں شریک ہونے کے تم سے کم خواہش مند نہ تھے۔ مگر وہ اپنی اس خواہش کو اپنی معذوریوں کی وجہ سے پورا نہ کر سکے۔ اور اپنی نیات کی وجہ سے ثواب حاصل کر رہے ہیں۔

پس یہ ایسا وقت ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ

اسلام کی خدمت

کے کام کو بہترین رنگ میں مکمل کرا دے۔ اور جب وقت آئے۔ تو وہ ہم کو سوتا ہوا نہ پائے۔ بلکہ تیار اور تجربہ کار پائے۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ ہم عدم تیاری یا ناتجربہ کاری کے باعث اس لڑائی میں شریک نہ ہو سکیں۔ یا ہوں۔ تو بجائے اسلام کو کوئی فائدہ پہنچانے کے اس کے لئے ایک ایسا بار بن جائیں جو سمندر میں پھینکے جانے والے آدمی کی گردن میں باندھ دیا جاتا ہے۔ یہ دن خشیت اور خوف کے دن ہیں۔ آج ہماری تمام آرزوئیں اور خواہشات اسلام کی زندگی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے وقف ہونی چاہئیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ سوچے اور خوب غور کرے۔ شاید اسی کے دل میں کوئی ایسی بات آجائے۔ جو

اسلام کیلئے مفید

ہو۔ اور شاید اُسی کے دل میں کوئی ایسی بات آجائے۔ جو اسلام پر سے اس اعتراض کو دور کر سکے۔ جو صداقت کے قبول کئے جانے میں روک بن رہا ہے۔ اور ہر ایک کو چاہیئے کہ دعاؤں میں لگا رہے۔ کہ شاید اُسی کی دُعا اللہ تعالےٰ کے رحم کو جذب کرنے والی ہو۔ اور دنیا کو تباہی سے بچانے کا موجب بن جائے۔ یہ دن ایسے بھیانک ہیں۔ کہ اس سے پہلے ایسے

بھیانک دن

پہلے نہیں آئے۔ اور یہ راتیں ایسی تاریک ہیں۔ کہ اس سے قبل ایسی

تاریک راتیں

نہیں آئیں۔ مگر خوب یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کا سورج رات کی تاریکی کے بعد ہی نمودار ہوتا ہے۔ لیکن یہ سورج وہ نہیں۔ کہ جو رات کی وجہ سے طلوع کرے۔ بلکہ رات کی دعاؤں کے نتیجہ میں طلوع کرتا ہے۔ پس اس کے طلوع کرنے کے لئے دعائیں کرو۔ جتنے زور کی ہماری دعائیں ہوں گی۔ اُتنی ہی جلدی اللہ تعالےٰ کا یہ سورج نکلے گا۔ پس یہ دن ایسے نہیں۔ کہ رسمی باتوں میں ضائع کئے جائیں۔ اور دوستوں کو چاہیئے۔ کہ معمولی باتوں کا خیال چھوڑ کر اس حقیقی امر کی طرف متوجہ ہوں۔ جو اسلام کی زندگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت سے وابستہ ہے۔

نہایت باموقعہ اراضیات

قابلِ فروخت

۱۔ محلہ دارالانوار میں شہر سے بالکل قریب اڑھائی کنال کا ایک قطعہ دونوں طرف راستہ ہے قابل فروخت ہے۔

۲۔ محلہ دارالفتوح میں ایک کنال کے دو قطعات ریتی چھلہ کے بالکل قریب بیس فٹ کے راستہ پر قابلِ فروخت ہیں۔

۳۔ محلہ دارالبرکات شرقی میں چند باموقعہ قطعات بھی قابل فروخت ہیں۔

۴۔ محلہ دارالانوار سے آگے کچھ فاصلہ پر قریباً ساڑھے پانچ کنال قطعہ قابل فروخت ہے۔

ضرورت مند احباب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں

نمبر ۳ معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۹۶۶ منکہ اللہ رکھا ولد نواب دین قوم راجپوت پیشہ درزی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن لبے ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان اور ایک دوکان سکونتی جس کی قیمت مبلغ چھ صد روپیہ ہے جسمیں میرا ۱/۳ حصہ ہے۔ جسکی قیمت میرے حصہ میں دو صد روپیہ ہے۔ اور ایک قطعہ زمین دارالعلوم کے پاس ہے۔ جو موازی ۱۱ مرلے ہے۔ جس میں نصف حصہ میرا ہے۔ جس کی قیمت دو صد روپیہ ہے۔ اور نقد جو میرے پاس ہے۔ مبلغ چار صد روپیہ ہے۔ اور ایک بھینس جس کی قیمت ایک سو پچاس روپے ہے۔ جس میں میرے حصہ میں پچاس روپے آتے ہیں۔ کل جائیداد جو میرے حصہ میں آئی ہے۔ مبلغ آٹھ سو پچاس روپے ہے اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری آمد اس وقت پندرہ روپے ماہوار ہے۔ اس میں سے بھی ۱/۹ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد۔ اللہ رکھا موصی۔
گواہ شد۔ غلام رسول امام الصلوٰۃ چانگریاں
گواہ شد۔ علی محمد صحابی موصی۔

۶۹۶۷ منکہ محمد سائیں ولد نواب دین قوم راجپوت پیشہ درزی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن لبے ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ مکان سکونتی و دوکان قیمتی چھ صد روپیہ میرا حصہ اس میں دو صد روپیہ ہے۔ نقد جو میرے پاس ہے /۱۵۰ روپے ہے۔ اور ایک بھینس جس میں میرا /۵۰ روپے ہے۔ میزان مبلغ /۴۰۰ روپے ہوتا ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آمد /۱۵ روپے ماہوار ہے۔ اس کی آمد ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد سائیں بقلم خود موصی
گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد۔ اللہ رکھا برادر موصی۔

۶۹۶۸ منکہ برکت بی بی زوجہ محمد سائیں قوم راجپوت پیشہ درزی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن لبے ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد جو میرے خاوند نے مجھکو مہر دیا ہوا ہے ایک سو روپیہ ہے۔ اور زیور کانٹے وزنی ۱ تولہ قیمت ساٹھ روپے اور توڑے نقرئی ۳۰ تولہ قیمت /۲۵ روپے کل میزان /۱۸۵ روپے ہیں۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم جو کہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد سائیں خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

۶۹۷۰ منکہ فضل حق ولد محمد الدین صاحب پیشہ ترکھان قوم راقمی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قلعہ لال سنگھ ڈاک خانہ دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد ہے جو معین نہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ فضل حق بقلم خود موصی۔
گواہ شد:۔ محمد بخش ٹھیکیدار۔
گواہ شد:۔ علی محمد صحابی و موصی۔

بہت ہی مقبول ہوا

جناب میر عزیز الدین صاحب احمدی جمعدار ہیڈ کلرک ۲۶/۱۹ پنجاب رجمنٹ پول کیمپ سے تحریر فرماتے ہیں "پچھلے دنوں آپ سے جو سرمہ منگوایا تھا۔ وہ بہت ہی مقبول ہوا۔ براہ کرم تین تولہ تین علیحدہ علیحدہ شیشیوں میں بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور کیجئے"

دنیا مان گئی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شب کوری۔ موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ بس آج ہی

"سرمہ ممیرا خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۱ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اسقاط حمل کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۰ر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

ضرورت زمین

شیخ عبد الغنی صاحب احمدی دو کنال زمین قادیان میں خریدنا چاہتے ہیں۔ ریلوے روڈ پر مل سکے تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت معرفت مفتی محمد صادق صاحب قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۱۱ نومبر۔ لبنان کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی ہائی کمشنر نے لبنان میں مارشل لاء جاری کر دیا ہے۔ وجہ یہ ہوئی کہ ملک میں تحریک جاری ہے کہ لبنان کے آئین میں ترمیم کرکے اسے آزاد کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے پارلیمنٹ میں ایک بل بھی پیش کر دیا گیا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ لبنان کے آئین میں فرانس کی پوری آزاد حکومت ہی ترمیم کر سکتی ہے نہ کہ لبنان کی پارلیمنٹ یا مجلس واضعان قوانین۔ اگرچہ جنرل کنزو سابق ہائی کمشنر شام ولبنان نے اعلان کیا تھا کہ شام اور لبنان کو پورے طور پر آزاد کر دیا جائیگا۔ لیکن جب تک فرانس پوری طرح آزاد نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک یہ ملک فرانس کے ماتحت رہیں گے۔ فرانس کے آزاد ہونے کے بعد ان دونوں ملکوں کے آئین میں ترمیم کر دی جائے گی۔ جس کی وجہ سے انہیں آزاد قوموں میں مساویانہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ اس کے باوجود آزادی کا بل وزیر اعظم کی طرف سے پیش کر دیا گیا۔ اسپر وزیر اعظم اور دوسرے وزراء کو گرفتار کرکے نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ لبنان کے پریذیڈنٹ کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آج صبح چار بجے فرانسیسی فوجوں نے پریذیڈنٹ کے گھر کا دروازہ توڑا اور اسے گرفتار کر لیا۔ اس موقعہ پر فرانسیسی فوج نے تشدد سے بھی کام لیا۔ اطلاع ملی ہے کہ بیروت کی گلیوں میں زبردست شورش ہو رہی ہے۔ ہائی کمشنر نے فوج کو حکم دیا ہے کہ بیروت اور دوسرے شہروں کے اہم مقامات پر قبضہ کر لے۔ شہروں میں فوج گشت کر رہی ہے۔ چند دن پہلے ملک میں عام ہڑتال ہونے والی تھی۔ جسے وزیر اعظم نے روک دیا تھا۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ مسٹر ایمری نے آج دار العوام میں بتایا کہ میں نے ہندوستان کے موجودہ قحط کے سلسلہ میں کسی ایسے یورپین باشندے کے مرنے کی خبر نہیں سنی۔ جو برطانی رعایا ہو۔ آپ نے مزید کہا کہ ہندوستانی رعایا بھی ملک معظم کی ایسی ہی رعایا ہے۔ جیسی کہ یورپین۔

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ سینیٹر ہنری لاج جو امریکہ سے ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک کا دورہ کرنے آئے تھے۔ بنگال کے قحط پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور امریکن رسالہ "یونائیٹڈ سٹیٹس نیوز" میں لکھتے ہیں کہ چین کا دورہ کرتے ہوئے ہم قحط زدہ بنگال سے گذر کر جنوبی ہندوستان میں پہنچے۔ کلکتہ میں ہم نے قحط کے مارے لوگوں کو انتہائی مصیبت میں دیکھا۔ اس شہر میں انسانوں کو جو تکالیف پہنچ رہی ہیں وہ کسی طرح جنگ کی تکالیف سے کم نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہیضہ جیسی بیماریوں اور موت کا بازار عام گرم ہے۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے ایوان عام میں بتایا کہ بنگال کے قحط زدہ اضلاع میں غلہ پہنچانے کے لئے فوجی گاڑیاں کام میں لائی جا رہی ہیں۔ لوگوں کو عارضی پناہ گاہوں میں پہنچانے کے لئے بھی فوج مدد دے گی۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ شمالی افریقہ میں اتحادی فوجی مستقر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن لیگ ہارن اور ایرا ایمی بندرگاہ کی عمارتوں کو تباہ کر رہے ہیں اور جہازوں کو ڈبو رہے ہیں۔

دہلی ۱۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح مسئلہ خوراک کے متعلق بحث کے وقت مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونگے۔ اور شاید بحث میں بھی حصہ لیں۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ شمالی کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے جنرل آئزن ہاور نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی میں کنٹرول کے لئے اتحادیوں کا ایک کمیشن بنا دیا گیا ہے۔ اور اس کمیشن نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ کمیشن اطالویوں کے لئے صلح کی شرائط طے کرے گا۔ اور اٹلی کے اقتصادیات کو جرمنی کے خلاف جنگ میں اتحادیوں کی پالیسی کے مطابق ڈھالے گا۔

کپورتھلہ ۔ ۱۱ نومبر۔ ریاست کپورتھلہ کی طرف سے ہندوؤں کو جو رقوم ملتی تھیں وہ اب بند کر دی گئی ہیں۔ اب گنگا چندپوری جوالامکھی۔ بندرابن۔ گوردھن۔ کاشی اور متھن وغیرہ تیرتھوں کو کوئی رقم نہیں دی جائیگی

نئی دہلی ۱۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جام صاحب اور سر کاؤس جی جہانگیر نے یہ تحریک کی تھی۔ کہ نیشنل ڈیفنس کونسل کے آئندہ اجلاس جو ماہ فروری میں ہوگا کے موقعہ پر لارڈ ویول کو ڈنر دیا جائے لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ ویول نے اس پیشکش کو خوراک کی قلت کے پیش نظر منظور نہیں کیا۔ اور کہا ہے۔ کہ وہ اس قسم کی بڑی تقریبوں میں شامل ہونے کیلئے تیار نہیں۔

کلکتہ ۱۱ نومبر سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال کے ایجنٹ مقیم لاہور نے ۱۴ ہزار من گندم ایک ہفتہ میں بھجوائی۔

دہلی ۱۱ نومبر۔ ایک سیٹھ رام کرشنا ڈالمیا نے کل ایک مجلسی تقریر میں اعلان کیا۔ کہ وہ دہلی میں غریبوں کے لئے ایک عمارت بنانے کے لئے دو لاکھ روپیہ دیں گے۔

بمبئی ۱۱ نومبر تجارتی حلقوں کی خبر ہے کہ ریزرو بنک پچھلے چند ہفتوں سے سونا فروخت کرتا ہے۔ جس کا پہلا مقصد یہ ہے۔ کہ زمیندار سونا خریدنے کے لئے غلہ مارکیٹ میں لے آئیں دوسرے یہ لوگوں کے خلاف جو شکایات پائی جاتی ہیں۔ وہ رفع ہو جائیں۔

دہلی ۱۲ نومبر۔ آج ہندوستانی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ کل انگریزی ہوائی جہازوں نے مایو کے جزیرہ نما میں ایک گاؤں پر حملہ کیا اور مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ مانڈلے کے جنوب میں کئی سٹیشنوں پر حملے کرکے کمک اور رسد کے راستوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ایک ریلوے انجن کو تباہ کیا گیا۔ اور کشتیوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ رات کو رنگون کے پاس ریلوے ٹھکانوں پر حملہ کرکے آگ لگا دی گئی۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے اس ریلوے لائن پر حملے کئے جو فرانس سے اٹلی کو جاتی ہے۔ دوسرے اتحادی بمباروں نے برلن اور جرمنی کے دوسرے علاقے میں بھی حملے کئے۔ دشمن کے سمندر میں سرنگیں بھی بچھائیں۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سات بمبار اور ایک فائٹر واپس نہیں آسکا۔

ماسکو ۱۲ نومبر۔ روسی فوجیں کیف کے مغرب اور شمال مغرب میں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اور جرمن چوکیوں کی صفائی کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ اٹلی میں پانچویں امریکن فوج نے اور آگے بڑھ کر کئی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ برطانی سمندری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے جہازوں نے جینوا کی کھاڑی میں دشمن کے ۷ جہازوں کو ڈبو دیا۔ چھ اور جہازوں کو نقصان پہنچایا۔

دہلی ۱۲ نومبر۔ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے ہمارے اگلے مورچہ پر حملہ کیا۔ کچھ لوگ زخمی ہوئے کچھ جاپانی جہاز لنکا اور مدراس کے پاس پہنچے۔ جن میں سے ایک کو برباد کر دیا گیا۔ اور ایک کو نقصان پہنچایا گیا۔ ہمارا کوئی جہاز لاپتہ نہیں۔

متفقہ فیصلہ

دنیا کے بڑے بڑے اطباء اور ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ۸۰ فیصدی بیماریاں دانتوں کی خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہانتک کہ تپدق اور سل جیسی مہلک امراض کا ایک سبب پائیوریا ہوتا ہے۔

عزیز کاربالک منجن

خدا کے فضل سے دانتوں کی تمام بیماریوں کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے اور دانتوں کو صاف و مضبوط کرتا ہے۔ اسپر طرہ یہ کہ غیر ملکی ڈنٹل کریموں کے مقابلہ میں بہت ارزاں یعنی قیمت فی اونس ایک روپیہ پانچ اونس کے خریدار کو ڈاک کا خرچ معاف

لوکل ایجنٹس:۔ (۱) کریم میڈیکل سٹورز (۲) فضل برادرز (۳) جنرل سروس کمپنی (۴) شیخ محمد اکرام صاحب تاجر۔

عزیز کاربالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

حب جواہر مہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں

یہ گولیاں یاقوت زمرد۔ نیلم۔ ورق طلاء ورق نقرہ مروارید۔ عنبر۔ کستوری۔ کہربا۔ عقیق وغیرہ قیمتی ادویہ کا مرکب ہیں۔ جو گرے ہوئے پٹھوں کو قوت دیتی ہیں دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بیحد مفید ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

کوئن ٹکیاں ٹیبلٹس ملیریا

سے بچنے کیلئے بہترین دوا ثابت ہو چکی ہے

۱۰۰ ٹکیہ دو روپے۔ محصولڈاک ۹؍ دو شیشی تک

دی کوئن سٹورز قادیان